www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

دستور اور عمال حکومت

خدا خدا کرکے ملک کو وفاقی، جمہوری اور اسلامی دستور مل گیا۔ اور یہ "بے آئین سرزمین" دستور سے ہمکنار ہو گئی ہے۔ لیکن شروع سے جو چیز ہمارے لیے وجہِ حیرت بنی رہی۔ وہ یہ تھی کہ جو پارٹی، وفاقی، جمہوری اور اسلامی نعرے لگاتی رہی جب وقت آیا تو وہ اس کے لیے بآسانی تیار کیوں نہ ہو سکی اور سب سے بڑھ کر جس بات نے اس کو فاش کر دیا وہ یہ تھی کہ روٹی، کپڑا اور مکان اس پارٹی کا گمراہ کن اور بنیادی نعرہ تھا۔ لیکن جب "متحدہ جمہوری محاذ" نے یہ ترمیم صدر بھٹو کے سامنے رکھی کہ؛

"حکومت روٹی، کپڑا، مکان، علاج، تعلیم اور روزگار کی ضمانت دے، خواہ اس کے لیے کسی مدت کا تعین کیوں نہ کر دیا جائے" تو اس کو بالخصوص انھوں نے ٹھکرا دیا۔

(ملاحظہ ہو نوائے وقت ۱۳ راپریل ۱۹۷۳ء)

اسی طرح "عوام" کا نام لے لے کر وقت پاس کرنے والوں کے سامنے جب یہ ترمیم رکھی گئی کہ:

"ہر شہری کو اس بات کا حق حاصل ہو، کہ عدالتِ عالیہ میں کسی قانون کو اس بنیاد پر چیلنج کر سکے کہ وہ قانون اسلامی احکامات کے خلاف ہو" تو اس کو بھی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

(ملاحظہ ہو نوائے وقت ۱۳ راپریل ۱۹۷۳ء)

اس سے زیادہ دلچسپ یہ لطیفہ رہا کہ انہی خصوصی مصلحتوں کی بنا پر اپوزیشن کو حکومت بڑی منتوں اور وعدوں کے ساتھ منا کر لائی مگر ۱۶ اپریل کو صدر بھٹو نے متحدہ جمہوری محاذ پر یہ الزام لگایا کہ

"عوام کے دباؤ کی وجہ سے اس نے بائیکاٹ ختم کیا تھا" اس کے بعد انھوں نے ان کے اس تعاون کا مذاق بھی اڑایا (ریڈیو پاکستان) جس کی انھوں نے داد بھی دی تھی۔

بہرحال دستور بن جانے کے بعد دستور کا تعین بھی انہی لوگوں کے ہاتھ میں ہے، جنھوں نے "رویٹے"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کر کے ہمیں قبول کیں اور قوم کو دستور دیا۔ اس لیے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ عملی میدان میں کل اس کا کیا حشر ہو۔ کیونکہ دستور کی روح کا تحفظ، دستور کے الفاظ اور دفعات کے ذریعے بڑا مشکل ہوتا ہے، اس کو اگر امان مل سکتی ہے تو وہ صرف "نیک نیتی، خدا خوفی اور ملک دوستی" کے ذریعے ہی مل سکتی ہے۔ دستور کے الفاظ اور دفعات کو ایچ پیچ اور شاطرانہ دلیلوں کے ذریعے شکار کرنا کچھ زیادہ مشکل بات نہیں ہوتی اور یہ خطرہ اور اندیشہ بدستور باقی ہے۔ کیونکہ اس دستور کی جان جن لوگوں کے قبضہ میں ہے، وہ نہیں بدلے۔ یہ وہی ہیں جو منشور دے کر پوری قوم کے سامنے اڑ گئے ہیں کہ روٹی کپڑا اور مکان کی ضمانت کی باتیں قبول کرنا مشکل ہے۔ جو اپنے منشور کو پس پشت ڈال سکتے ہیں، وہ اس دستور کے ساتھ کیا کچھ نہیں کریں گے جو بڑی مشکل سے اُن سے اگلوایا گیا ہے۔

اگر پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے تو اس کے فرمانرواؤں کو اسلامی علم و حکمت اور کردار کا حامل ہونا چاہیئے۔ ورنہ "زبانِ یارمن ترکی و من ترکی نمی دانم" والی بات رہے گی۔ وہ بھلے آدمی جن پر ایک اسلامی حکومت بھروسہ کر سکتی ہے، ان کی سیرت کا جلی عنوان اور پاک زندگی کی شہ سرخی "اقامتِ نماز" ہے جو لوگ اس سلسلہ میں خام ہوتے ہیں۔ وہ کاروبارِ حکومت کے اور کسی شعبہ میں بھی قابلِ اعتماد نہیں رہتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مملکت کی کلیدی اسامیوں کے حکمرانوں کو تحریر فرمایا تھا کہ:

ان اھم امورکم عندی الصلوٰۃ من حفظھا وحافظ علیھا حفظ دینہ ومن ضیعھا فھو لما سواھا اضیع (موطا مالک)	تمہارے سب کاموں سے میرے نزدیک جو بات سب سے اہم ہے وہ نماز ہے، جس نے اس کو یاد رکھا اور اس کا کما حقہ تحفظ کیا اس نے اپنے دین کو محفوظ کر لیا اور جس نے اس کو ضائع کر دیا تو اس کے علاوہ دوسری شے کے لیے اس کو غارت گر تصور کیا جائے گا۔

کیونکہ نماز خدا کے قرب کا باعث ہے:

"وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ" (علق)	سجدہ کر (یعنی نماز پڑھ) اور قریب ہو جا۔

سرکاری مذہب رکھنے والی مملکت کے سربراہ کو "خدا کا مقرب" ہونا چاہیئے تاکہ اس کے ملک میں صحیح نیابت کا فریضہ انجام دے سکے۔ نماز اسلامی سیرت کی تشکیل میں بڑی معاون ثابت ہوتی ہے۔ ان بے حیائیوں اور منکرات سے روکتی ہے جو "بندۂ مومن" کی سیرت کو کھوکھلا کر دیتی ہیں۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (عنکبوت) "یقین کیجیے! نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔"

شراب کی لت بتدریج چھوٹ جاتی ہے، کیونکہ حکم ہے کہ:۔

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى (نساء) "نشہ میں نماز کے قریب نہ جایا کرو۔"

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جو تارکِ نماز ہے اس کا حشر

"کان یوم القیٰمۃ مع قارون و ھامان و ابی بن خلف (مشکوٰۃ) قیامت کے دن قارون، ہامان اور رئیس المنافقین، ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

ظاہر ہے جن لوگوں کا سفر، قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف جیسے جبابرہ اور منافق لوگوں کی طرف جاری رہتا ہے وہ جمہوری لیڈر نہیں بن سکتے اور نہ ملک و ملت کے لیے (ظل اللہ) اللہ کا سایۂ رحمت ثابت ہو سکتے ہیں۔

آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ ہمارے برحق خلفاء نماز کی حالت میں شہید ہوئے یا نماز کی تیاری کرتے ہوئے محرابِ مسجد میں شہادت پائی یا تلاوتِ قرآن کرتے ہوئے خنجر کا نشانہ بنے۔ حضرت عمرؓ نے نماز کی تکبیر کہی تو خنجر کا نشانہ بنے۔ حضرت عثمانؓ تلاوت کرتے ہوئے جب آپ "فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم" پر پہنچے تو سرتن سے جدا ہوا، حضرت علیؓ مسجد میں داخل ہوئے۔ نمازیوں کو جگا رہے تھے کہ خنجر چلا اور محرابِ مسجد میں جا گرے۔ اور بقول شیعان علی حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سجدہ میں ہی جان، جان آفرین کے حوالے کی۔

ہمیں پاکستان جیسی اسلامی مملکت کے لیے وہ حکمران نہیں چاہئیں، جن کا دل مسجد سے زیادہ میخانے میں لگتا ہو، قسمت سے مسجد میں جائیں تو کیمرے اُن کی مدد کو پہنچیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے سامنے اُن حکمرانوں کے ایک دو پہلو اور چند حالات رکھے جائیں جنھوں نے سب سے پہلے اسلامی مملکت کا چارج سنبھالا اور پھر اس کا حق ادا کر دیا۔ تاکہ آپ اندازہ کر سکیں کہ وہ اسلامی مملکت، جس کے لیے اسلام کو سرکاری مذہب قرار دیا گیا ہے، کی دستور ساز اسمبلی کے اراکین، وزراء اور صدر کیسے ہونے چاہئیں؟

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

قرآن وحدیث کے علم میں ان سب کا مقام بہت اونچا تھا کیونکہ یہ دونوں اسلامی مملکت کی بنیاد ہیں
مملکت کا سرکاری مذہب اسلام ہو، اور مملکت کا سربراہ قرآن وحدیث سے بے بہرہ ہو، اس کی نااہلیت
کی سب سے بڑی دلیل سمجھی جاتی تھی۔

دارمی میں ایک روایت ہے کہ مکہ کے ایک گورنر اطلاع دیئے بغیر اچانک حضرت عمرؓ کی خدمت میں عسفان
میں تشریف لے آئے۔ پوچھا کہ "پیچھے کس کو مقرر کر کے آئے؟" عرض کی کہ "فلاں غلام کو کیونکہ وہ قرآن حکیم کا
بڑا عالم ہے" بس پھر کیا تھا حضرت عمرؓ جھوم اٹھے اور فرمایا حضورؐ نے سچ فرمایا تھا۔

ان اللہ یرفع بھذا الکتاب اقواما ویضع بہ اخرین۔ (مختصراً دارمی ص۴۲۴)

کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب پاک کے ذریعے بہت سی قوموں کو رفعت دیتا ہے اور بہت سی اقوام کو پستی میں گرا دیتا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بصرہ کے گورنر تھے، حافظِ قرآن تھے اور جب تلاوت کرتے تو محویت طاری
ہو جاتی۔ (الاستیعاب)

حضرت ابوبکرؓ نے گھر میں ایک چھوٹی سی مسجد بنا رکھی تھی۔ جس میں (قبل ہجرت) نماز اور تلاوتِ قرآن
پاک کیا کرتے تھے۔ آپ جب تلاوت کرتے تو بہت گریہ کرتے: وکان ابوبکر رجلا بکاء لا یملک
عینیہ اذا قرء القرآن۔ بخاری (کفار مکہ اس سے گھبراتے تھے کہ ان کا یہ نظارہ دیکھ کر ہمارے بچے
مسلمان ہو جائیں گے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ جب حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ان سے فرماتے ہم کو خدا کا شوق
دلاؤ یعنی قرآن سناؤ اور پھر پوری محویت سے سنتے۔ (ابن سلام)

مؤرخین نے تصریح کی ہے کہ حضرت عمرؓ قرآن حکیم سے استدلال کرنے میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔

حضرت عثمانؓ کے شغف بالقرآن کا اندازہ صرف اسی سے کیا جا سکتا ہے کہ تلاوت کرتے وقت ان کا
سر قلم کیا گیا تھا۔ (استیعاب)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر اور قرآنی علوم میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے۔ ان کا یہ دعویٰ
میں بتا سکتا ہوں کہ یہ آیت کہاں اور کیونکر اور کس شخص کے بارے میں نازل ہوئی تھی (ابن سلام)
شوقِ تلاوت کا یہ عالم تھا کہ اگر کبھی کوئی چیز کھانے پینے کے لیے سامنے آگئی تو دوران

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

گنا دی۔ کانٹا دیکھا تو بول اُٹھے کہ کاش میں کانٹا ہوتا، جانور کھاتے اور اس طرح میں اُن کے کام آجاتا۔ پرندہ دیکھا تو تڑپ اُٹھے کہ ان کو قیامت کے حساب کتاب کی تو فکر نہیں، مجھ سے تو یہی اچھے۔ مرنے کا وقت آیا تو کہا کہ میرے گھر کا سب سامان سرکاری بیت المال میں جمع کر دینا اور میرے تن بدن کے انہی کپڑوں کو دھو کر انہی میں مجھے کفنانا۔

ایک صحابی حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ابوبکر لم یرد الدنیا ولم ترده واما عمر فارادته ولم یردها (البدایہ)	حضرت ابوبکرؓ نے دنیا کی خواہش کی نہ دُنیا نے ان کو چاہا۔ اور دنیا نے حضرت عمرؓ کی طرف رُخ ضرور کیا مگر انھوں نے اس کی طرف توجہ نہ دی۔

باقی رہے ہمارے فوجی، سو اُن کے متعلق ایک دشمنِ دین کی رپورٹ ملاحظہ فرمائیں کہ وہ کیا کہتے تھے۔ ہرقل (ہرکلیس) رومی کو جب شکست ہوئی تو اس نے اس کے بارے میں رپورٹ طلب کی۔ چنانچہ ایک بوڑھے رُومی نے اُن سے کہا:

"من اجل انھم یقومون اللیل ویصومون النھار ویوفون بالعھد ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویتناصفون بینھم ومن اجل انا نشرب الخمر ونزنی ونرکب الحرام وننقض العھد ونغصب ونظلم ونامر بالسخط وننھی عما یرضی اللہ ونفسد فی الارض" فقال "انت صدقتنی" (البدایہ)	اس لیے کہ وہ (یعنی اسلامی لشکر) رات کو تہجد پڑھتے ہیں، دن بھر روزہ رکھتے ہیں۔ ایفائے عہد کرتے ہیں بھلے کاموں کا حکم کرتے ہیں بُرے کاموں سے روکتے ہیں اور باہم انصاف سے کام لیتے ہیں، لیکن ان کے برعکس، ہم شراب نوشی، بدکاری اور بدکوشی میں بدعہدی کرتے ہیں، لوٹ کھسوٹ اور ظلم و عدوان ہمارا شیوہ ہے۔ خدا کو ناراض کرنے والی باتوں کی تلقین کرتے ہیں اور جن اُمور سے رب راضی ہوتا ہے اُن سے روکتے ہیں اور فساد فی الارض کا ارتکاب کرتے ہیں۔ یہ سُن کر ہرقل نے کہا، "تم نے سچ کہا"۔

جب حکام اپنی سرکاری حیثیت میں بھی خیر کے بلا کردار اور سیرت کے حامل تھے۔ تو ان کے زیرِ سایہ جو معاشرہ تیار ہوا تھا، اس کی تصویر کھینچتے ہوئے حضرت حسن بصریؒ (ف ۱۱۰ھ) فرماتے ہیں:

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

لقد صحبت اقواما يبيتون لربهم	کہ میں ایک ایسی جماعت میں رہا ہوں جو اس کا لات
فی سواد هذا الليل سجدا و قياما	میں سجدوں اور رکوع میں رات گزار دیا کرتی تھی اور
يقومون هذا الليل على اطرافهم تسيل	یوں کہ اُن کے رخساروں پر آنسو جاری ہوتے تھے
دموعهم على خدودهم فمرة آ بين كما ومرة	اور اپنے رب کو پکارتے جاتے کہ وہ ان کی خلاصی
سجدا يناجون ربهم فى فكاك رقابهم	کردے۔

(قیام اللیل)

تختِ حکومت نے ان کے مزاج کو نہیں بگاڑا تھا بلکہ اور بڑھ کر خدمت گزار ہو چکے تھے۔

مدینہ منورہ سے باہر ایک نابینا خاتون رہتی تھی۔ حضرت عمرؓ ان کی خدمت کیا کرتے تھے، کچھ دنوں کے بعد محسوس کیا کہ کوئی اور شخص بھی یہ خدمات انجام دے جاتا ہے۔ آخر ایک دن اُسے دیکھ ہی لیا کہ وہ خلیفۂ اوّل حضرت صدیقِ اکبرؓ تھے۔ (کنز العمال)

حضرت عمرؓ کا یہ حال تھا کہ آٹے کی بوری اُٹھائے خود بڑھیا کے ہاں لے چلے ہیں۔ (کنز العمال)

بندوں کی خدمت اور اُن سے ہمدردی کی بات تو بڑی چیز ہے۔ انھوں نے چرند پرند کے معاملہ میں بھی انتہائی دل سوزی کے نقوش چھوڑے ہیں۔

کسی شخص کی چادر پر حرم کا ایک کبوتر بیٹھ گیا۔ اُس نے اُس کو اُڑا دیا۔ وہ یہاں سے اُڑ کر وہاں جا بیٹھا اور سانپ نے اُس کو کاٹ لیا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا تو انھوں نے کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا کہ اگر یہ اس کو نہ اُڑاتے تو اُس کو یہ حادثہ پیش نہ آتا۔ (مسند شافعی مختصراً)

مسکین نوازی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا خصوصی نشان تھا۔ بھوکے رہتے، اپنے بچوں تک کو بھوکا رکھتے مگر سوالی کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے (قرآن و حدیث)

علم کے لحاظ سے اُن کے تمام علوم و فنون کا مرجع قرآن و سنت تھا۔ زہد اور تقویٰ کے اعتبار سے ان کی زندگی کے ہر پہلو سے خوفِ خدا اور عشقِ رسول کی احتیاط اور ادب کا رنگ جھلکتا تھا۔ اُن کے دیکھے سے خدا یاد آتا تھا اُن کی سیاسی بصیرت اور سوجھ بوجھ سے قیصر و کسریٰ لرزہ براندام رہتے تھے مگر اُن کے حلم اور خدا ترسی کی وجہ سے وہ اپنے عوام کی اُمیدوں کی آماجگاہ تھے۔ ان کی قیادت میں جو معاشرہ تیار ہوا تھا، انتہائی پاکیزہ، باہوش، سخت کوش، ملک و ملت کا وفادار اور صدق و جذبہ سے بھرپور تھا۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

وہ اپنی قوم کو گمراہ کر کے اس کا استحصال کرنے کو بہت بڑی کافری تصور کرتے تھے۔ وہ اپنا یہ بنیادی فریضہ تصور کرتے تھے کہ عوام کو صحیح سیاسی شعور، آنکھیں، دماغ اور دل کی وافر دُنیا عطا کی جائے۔ انھوں نے سیاسی رشوت کی کھیر کبھی نہیں بانٹی تھی۔ کیونکہ اس کو وہ قوم اور ملک سے پہلی اور سب سے بڑی غداری خیال کرتے تھے، بلکہ ملک وملت کے لیے اہل ترین ایماندار اور دیانتدار لوگ انتخاب کرتے تھے۔ اسلامی خصوصیات اور متعلقہ شعبہ کے سلسلہ میں خصوصی اہلیت اُن کا معیارِ انتخاب تھا۔ فوج کے لیے صرف فوجی صلاحیت ڈھونڈتے تھے۔ سیاست و انتظام کے لیے سیاسی بصیرت کے حکام کو مقدم رکھتے تھے۔ اور مقدمات اور قضایا کے لیے "اہل قضا" افراد کو آگے لاتے تھے۔

وہ کسی بھی شعبے میں کسی عیاش افسر اور ملازم کو برداشت نہیں کیا کرتے تھے۔ نعمان بن عدیؓ میسان کے حاکم تھے، دولت ونعمت کے مزے میں پڑ گئے۔ انھوں نے اپنی بیوی کو ایک خط لکھا جس میں یہ شعر بھی تھا۔

لَعَلَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَسُوْءُہٗ
تَنَادُمُنَا بِالْجَوْسَقِ الْمُتَھَدِّمِ

غالباً امیرالمومنینؓ کو خبر پہنچے گی تو وہ برا مانیں گے کہ ہم لوگ محلوں میں رندانہ صحبتیں رکھتے ہیں۔

حضرت عمرؓ کو کسی طرح اس کی خبر ہو گئی تو اُن کو معزول کر دیا اور لکھا کہ "ہاں! مجھ کو تمھاری یہ حرکت ناگوار ہوئی (اسد الغابہ۔ الفاروق)

افسروں اور گورنروں کے انتخاب کے لیے علاقے کے سنجیدہ افراد اور عوام کی طرف رجوع کیا جاتا تھا، جن کو وہ پسند کرتے ان کو مقرر فرماتے۔ نہ چاہتے تو معزول کر دیتے (کتاب الخراج)

وہ براہ راست عوام کے دکھ درد میں شریک رہتے تھے۔ اُن کی روٹی، کپڑے اور مکان اور بنیادی ضروریات کا خاص خیال رکھتے تھے۔ بھیس بدل کر اندھیروں میں گھوم پھر کر حالات کا پتہ چلاتے۔ اگر کوئی مصیبت زدہ فاقوں مر رہا ہوتا تو اُس تک اُن کی ضرورت کی چیزیں پہنچا کر دم لیتے۔ اسی قسم کے بےشمار واقعات کنز العمال میں درج ہیں۔

ان سطور کی تسوید سے غرض یہ بتانا ہے کہ جب کسی ملک کا سرکاری مذہب اسلام ہوتا ہے تو اُن کے حکمران بھی اُس کے مناسب حال اور شایانِ شان ہوتے ہیں اور ہونے چاہئیں۔ ورنہ بےجوڑ لوگ کا اسلام کو بدنام کر دے گا یا وہ خود بُرے انجام سے دوچار ہوں گے اور ملک وملت کو سب سے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

خطرناک ابتلاءِ آزمائش میں ڈال کر قوم کا بُرا کریں گے۔

اگر آپ نے نیک نیتی کے ساتھ ملک کے لیے اسلام کو سرکاری مذہب تسلیم کیا ہے تو قوم کو وہ ہاتھ بھی مہیا کیجیے جن میں قرآن سجے، جو نہ صرف خود نمازی ہوں بلکہ پیش امام ہونے کے اہل بھی ہوں۔ دوسرا متعلقہ صلاحیتوں کے علاوہ جو خاص سرٹیفکیٹ اس باب میں ضروری اور مطلوب ہے، وہ اسلامی کیریکٹر قرآنی علم و عمل اور سنتِ رسولؐ کی شرم ہے جو ان سے عاری ہے، وہ اس مملکت کا چپڑاسی بھی نہیں بن سکتا۔ چہ جائیکہ صدر وغیرہ کے عہدہ پر فائز کیا جائے۔

میزائل بنانے کے لیے مٹی کے برتن ساز کمہار کی تقرری مضحکہ خیز ہوتی ہے۔ بیمار کا علاج کرنا ہو تو جلاہے کی طرف رُخ کرنا موت کو دعوت دینا ہوتا ہے، جراحی کے لیے مستند اور سپیشلسٹ ڈاکٹر درکار ہوتا ہے۔ اس کے لیے جلاد کی خدمات کبھی کسی نے حاصل نہیں کیں۔ اگر حجامت کرانا ہو تو نائی کو بلایا جاتا ہے۔ اس کے لیے کبھی کسی نے لوہار کو دعوت نہیں دی۔ مگر افسوس! اسلامی مملکت کے کاروبارِ حکومت کے لیے اہل کاروں کے انتخاب میں اتنی بھی احتیاط نہیں برتی جاتی جتنی اپنی حجامت کے لیے ایک نائی کے بارے میں ملحوظ رکھی جاتی ہے۔

دستور سازوں میں جو نہیں جانتے کہ دستور کیا ہے اور جو جانتے ہیں ان میں اکثریت ان ارکان کی ہوتی ہے جنھیں یہ معلوم نہیں کہ قرآن کیا ہے، سنت کس مقدس اسوۂ حسنہ کا نام ہے۔ اسلام کے کیا تقاضے ہیں، اسلاف کا طرزِ عمل کیا تھا اور ان کے فرائض کیا ہیں؟

عموماً صدر اور وزراء کی ٹیم اقتدار کا جھولا جھولنے والے شاطروں کا ایک ٹولہ ہوتا ہے، جن کو وحی الٰہی کی شرم ہوتی ہے اور نہ اس کا فہم، نہ غیرت، نہ احساس، نہ ہوش اور نہ فکر۔ آخر ان سے وہ قوم کیا توقع کرسکتی ہے جو ملک کو اسلامی مملکت بنانے کے خواب دیکھ رہی ہے۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ایک کمہار ان کو میزائل بنادے گا، یا ایک جولاہا، اب گور مریض کے لیے کوئی مسیحائی دکھلائے گا؟

ملک کے پورے دستور میں سبھی کچھ ملے گا، اگر نہیں ملے گا تو صرف "خود" دستور سازوں اور حکمرانوں کے لیے اسلامی معیارِ انتخاب کے اصول اور دستور، کیوں؟ صرف اس لیے کہ یہ لوگ اس لحاظ سے ان فٹ اور نااہل ثابت ہو جائیں گے۔ اور اگر یہی بات ہے تو ان کو کس حکیم نے بتایا تھا کہ مملکت کے لیے اسلام کو سرکاری مذہب قرار دیں ۔۔؟ لیکن اگر قرار دیا ہے تو پھر یہ جوانمردی نہیں کہ خود کو چھپاتے پھریں؟ اگر

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ